وَ	اسۡتَعِیۡنُوۡا	بِالصَّبۡرِ	وَ الصَّلٰوۃِ
اور	تم مدد مانگو (فعلِ امر)	صبر کے ساتھ	اور نماز کے ساتھ
وَ اِنَّہَا	لَکَبِیۡرَۃٌ *	اِلَّا	عَلَی الۡخٰشِعِیۡنَ
اور یقیناً یہ (کام)	ضرور بوجھل ہے	سوائے	عاجزی کرنے والوں پر
*اگر کسی اسم سے پہلے 'لَ' آجائے تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ **"ضرور ہے"**			
وَ اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَ الصَّلٰوۃِ ؕ وَ اِنَّہَا لَکَبِیۡرَۃٌ اِلَّا عَلَی الۡخٰشِعِیۡنَ ﴿۴۶﴾			
اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔			

الَّذِیۡنَ	یَظُنُّوۡنَ *	اَنَّہُمۡ	مُّلٰقُوۡا **
وہ لوگ جو	یقین رکھتے ہیں	کہ وہ	ملنے والے ہیں
*ظَنّ کا مطلب ہوتا ہے "گمان کرنا"، لیکن اگر ظنّ کے بعد "اَنّ" آجائے تو اس کا ترجمہ "یقین" ہوتا ہے۔			
رَبِّہِمۡ	وَ اَنَّہُمۡ	اِلَیۡہِ	رٰجِعُوۡنَ
اپنے رب سے	اور یہ کہ وہ	اس ہی کی طرف	لوٹ کر جانے والے
**"مُّلٰقُوۡا" اصل میں مُلٰقُوۡنَ ہے یعنی "ملنے والے"۔ لیکن مرکبِ اضافی کے مضاف میں آنے والا جمع یا تثنیہ کا نون گِر جاتا ہے۔ پس مُلٰقُوۡنَ رَبِّہِمۡ سے مُلٰقُوۡا رَبِّہِمۡ بن گیا۔			
الَّذِیۡنَ یَظُنُّوۡنَ اَنَّہُمۡ مُّلٰقُوۡا رَبِّہِمۡ وَ اَنَّہُمۡ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ﴿۴۷﴾			
(یعنی) وہ لوگ جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے ربّ سے ملنے والے ہیں اور یہ کہ وہ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔			